سوال

(214) شادی خفیہ رکھنا اور پھر والدین کی رضا کے لیے دوبارہ شادی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری عمر اٹھائیس برس ہے اور دس برس سے ایک لڑکی سے محبت کررہا ہوں۔ میں نے اس محبت کا اپنے والدین سے بھی ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اس کا رشتہ میرے لیے مانگ لیں لیکن انہوں نے بالکل ہی انکار کردیا کیونکہ ان کے اصول ہم سے مختلف ہیں۔ میں نے تقریباً آٹھ برس تک کوشش کی کہ میرے گھر والے مان جائیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ نہیں مانے۔ پھر میں یہ فیصلہ نہیں کرسکا کہ اپنے گھر والوں کو راضی رکھوں یا اس لڑکی سے شادی کروں۔ تو بالآخر میں نے نو ماہ قبل اس لڑکی سے اس کے والدین کی موجودگی میں شادی کرلی لیکن اپنے گھر والوں کو نہیں بتایا کہ میں شادی کرچکا ہوں۔

کچھ عرصہ بعد ان کے نظریات میں تبدیلی آگئی اور اچانک وہ اس لڑکی کو پسند کرنے لگے اور انہیں علم بھی نہیں کہ میں تو اس سے شادی کرچکا ہوں۔ اور اب وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس لڑکی سے شادی کرلوں۔ لیکن انہیں یہ علم نہیں کہ ہم تو عرصہ سے شادی شدہ ہیں۔

میں انہیں اپنی شادی کے بارے میں نہیں بتانا چاہتا اس لیے کہ میرے والد محترم دل کے مریض ہیں۔ مجھے علم نہیں کہ انہیں یہ خبر کیسے لگے اور وہ اسے برداشت کرسکیں یا نہیں، اب میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ممکن ہے کہ میں اپنی شادی کو خفیہ رکھتے ہوئے دوبارہ اپنی بیوی سے شادی کرلوں؟ آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی طریقہ یہ ہے کہ جب میسر ہو تو نکاح کا اعلان کیا جائے (یعنی اس میں دف کا استعمال کیا جائے) تاکہ زنا سے اس کی تمیز ہوسکے کیونکہ زنا ہی ایک ایسا امر ہے جو غالباً خفیہ طریقے سے ہوتا ہے۔ اور جب عقد نکاح میں شرعی شروط اور ارکان نکاح پائے جائیں تو وہ نکاح صحیح ہوگا خواہ اس لڑکے کے گھر والے رضامند نہ بھی ہوں۔

مسلمان مرد کو یہ اجازت ہے کہ وہ کسی کتابی عورت سے شادی کرلے لیکن یہ شرط ہے کہ وہ عورت پاکدامن ہو۔ جبکہ مسلمان عورت صرف مسلمان مرد سے ہی نکاح کرے گی اس کے لیے نہ تو کسی کافر و مشرک سے شادی کرنا جائز ہے اور نہ ہی کسی کتابی سے۔ اس لیے اسے چاہیے کہ کسی اچھے اور بہتر اخلاق والے دین دار مسلمان کو تلاش کرے۔

سوال میں بیان کی گئی حالت میں یہ کہنا ممکن ہے کہ:

1۔ جب والد خاوند سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے تو اس پر اپنی بیوی کو طلاق دینا واجب نہیں۔

2۔ والد کا بیٹے پر ایک عظیم حق ہے اور گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا واجب ہے جب والد دل کا مریض ہو تو اور بھی زیادہ حسن سلوک کرنا چاہیے اس لیے بہتر تو یہ ہے کہ یہ شادی والد کے علم میں نہیں آنی چاہیے ۔ یہ بعید ہے کہ اس کا موقف بدل چکا ہو کیونکہ اس کا موقف طبقاتی نظریات پر مبنی ہے اور بڑی عمر کے لوگوں میں تبدیلی مشکل ہی ہوتی ہے ۔

3۔ آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے گھر والوں کے آخری موقف کی تصدیق کر لیں اور اس لڑکی سے ان کی رضامندی کہاں تک ہے ۔ ممکن ہے انہوں نے کسی سے یہ سن لیا ہو کہ اس لڑکی نے شادی کر لی ہے اور اب وہ آپ کو راضی کرنا چاہتے ہوں کیونکہ ان کے گمان میں یہ ہو کہ اس لڑکی نے آپ کے علاوہ کسی اور سے شادی کر لی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اس کی آپ سے شادی کے بارے میں سنا ہو اور اس کا علم وہ آپ کے ذریعے حاصل کرنا چاہتے ہوں ۔ جب آپ ان کے موقف کی تصدیق کر لیں (یعنی اس سے شادی کر لیں) تو پھر کوئی مانع باقی نہیں رہے گا ۔

اور دوبارہ عقد نکاح کرنے کے بارے میں ہم نے فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو انھوں جواب دیا ۔

پہلے عقد میں جب مکمل شرائط موجود ہوں اور نکاح کے موانع میں سے کوئی مانع نہ پایا جائے تو وہ عقد نکاح صحیح ہے ۔ لہذا پھر دوبارہ عقد نکاح نہیں کرنا چاہیے تاکہ اسے کھیل تماشہ نہ بنایا جاسکے اور آپ کو چاہیے کہ آپ ہر ذریعے سے اپنے گھر والوں کو راضی کرنے کی کوشش کریں اور انھیں بتائیں کہ معاملہ مناسب طریقے سے حل ہو چکا ہے ۔ اور اگر آپ کو والد کی زندگی کے متعلق حقیقی طور پر خدشہ ہو تو پھر ضرورت کو دیکھتے ہوئے عقد نکاح دوبارہ بھی ہو سکتا ہے ۔ (واللہ اعلم) (شیخ سعد الحمید)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص277

محدث فتویٰ